البقرۃ : 248

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ

(اور انکے نبی نے ان سے کہا: بے شک اسکی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آئیگا جس میں تمہارے رب کی طرف سے تسکین اور باقی چیزیں ہوں گی جنھیں آلِ موسیٰ اور آلِ ہارون چھوڑ گئے تھے۔ اُسے فرشتے اٹھا کر لائینگے۔)

پچھلی آیت میں طالوت کا بطورِ بادشاہ مقرر کیا جانا اور انھیں ہی چننے کا معیار بتایا گیا تھا۔ سب سے پہلی بات تو خود اللہ ہی نے انھیں چنا تھا اسلیے سوال کرنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ پھر بھی وہ حجت بازیاں کرنے لگے۔ حالانکہ وہ لوگ اس وقت کے مسلمان تھے اسی لیے تو اللہ نے کہا کہ "انھوں نے اپنے نبی سے کہا" (246)۔ دوسری وجہ بتائی گئی کہ طالوت کو علم اور جسم میں اللہ نے اُن سے زیادہ کشادگی دی تھی جو لیڈر بننے کے لیے ضروری صفات ہیں۔ پھر مزید انکے یقین کو پختہ کرنے کے لیے اِس آیت میں ایک نشانی کے بارے میں بتایا گیا کہ طالوت کی بادشاہی کی صداقت کا یہ ثبوت ہے کہ تمہارے پاس ایک صندوق آئیگا۔ یہاں بھیجی گئی نہیں آیا بلکہ یَأْتِیَ (ءاتی) ← کسی چیز کا بسہولت آنا (کسی مشقت کے بغیر آنا)۔ اس صندوق میں تمہارے رب کی طرف سے تسکین ہیں۔ ان کا یہ صندوق عمالقہ نے ان سے چھینا تھا جو انھیں واپس ملے گا۔

کہا جاتا ہے کہ اُس صندوق میں موسیٰؑ کا عصا (لاٹھی)، پتھر کی وہ تختیاں جو کوہ طور پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو عطا کی تھی (ٹوٹی ہوئی)، تورات کا وہ نسخہ جو موسیٰؑ نے خود لکھوایا، من کی ایک بوتل اور موسیٰؑ اور ہارونؑ کی باقی دوسری چیزیں بھی تھی۔ یہ سبھی چیزیں اللہ کی طرف سے دی گئی تھیں جو اُنکے لیے تبرکات تھیں۔ آج ہمارے یہاں لوگوں نے اپنی طرف سے کئی چیزوں کو تبرک (برکت والی) گھڑ کر خرافات شروع کر دیا ہے۔ جیسے فلاں پتھر مُتبرک ہے، فلاں جگہ کوئی بزرگ بیٹھتے تھے اسلیے وہ جگہ برکت والی ہے تو کبھی کسی کی قبر کو مُتبرک سمجھتے ہیں۔

صندوق کی چیزیں برکت والی اسلیے تھی کہ وہ اللہ کی طرف سے تھی اور کچھ خاندانِ نبوت (موسیٰؑ اور ہارونؑ) کی چھوڑی ہوئی چیزیں تھیں۔

حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ نبیؐ کے بالوں اور پسینے وغیرہ سے تبرک حاصل کرنا جائز ہے۔ لیکن موجودہ دور میں نبیؐ کے بال یا باقیماندہ چیزوں کی موجودگی کا دعویٰ بلا دلیل ہوگا۔ اور عام طور پر اس بارے میں جتنی بھی باتیں ہیں سب فراڈ اور خرافات میں سے ہیں۔ نبیؐ کے کپڑے، جوتے، بال اور دوسری چیزیں گم ہو چکی ہیں۔ اور اِس وقت کوئی بھی یقینی طور پر اس قسم کے چیزوں کو ثابت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ آج اِسے ثابت کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اسلیے دھوکے بازوں اور بدعات پھیلانے والوں سے بچنا ضروری ہے۔ بہرحال

بتایا جاتا ہے کہ اُس صندوق کو بنی اسرائیل اپنے سامنے رکھ کر قبلہ بنا کر عبادت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر کہیں سفر کرنا ہوتا تو سفر کے دوران سب سے پہلا جانور پر اس صندوق کو برکت حاصل کرنے رکھتے تھے۔ ان کا اس صندوق سے بہت گہرا لگاؤ تھا۔ واللہ اعلم۔ نبی نے کہا اُس میں تمہارے لیے تسکین ہے۔ آج مسلمانوں کے لیے کعبہ باعثِ تسکین ہے۔ اسکے اندر بھی کچھ بقیہ چیزیں جیسے حجرِ اسود، مقامِ ابراھیم اور زم زم وغیرہ بھی ہمیں اپنے پہلے نبیوں کی یاد دلاتی ہے۔ اِسی طرح قرآن ہمارے لیے برکت اور سکون کا باعث ہے، اگر ہم اسے پڑھے اور اس پر عمل کرے۔

نبی نے کہا وہ صندوق فرشتے اٹھا کر لائینگے۔ اسرائیلی روایات میں کئی باتیں بتائی گئی کہ کس طرح آخر میں انھیں صندوق ملا۔ چونکہ قرآن و حدیث میں اسکے بارے میں تفصیل سے نہیں بتایا گیا کیونکہ وہ ہمارے لیے غیر ضروری باتیں ہیں اور اس سے کوئی ہدایت یا عبرت حاصل نہیں ہوگی۔ ہمارے لیے اتنا ہی جاننا کافی ہے کہ وہ صندوق فرشتے اٹھا کر ان کے پاس لے آئے تھے۔ انھیں اس صندوق کو حاصل کرنے کے لیے مشقت یا جنگ کرنی نہیں پڑی۔ صندوق کا دوبارہ انھیں مل جانا اس بات کا ثبوت تھا کہ طالوت کو اللہ نے ہی بادشاہ مقرر کیا تھا۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

(بے شک اِس میں تمہارے لیے ایک نشانی ہے اگر تم مومن ہو۔)

← اگر تمہارے اندر ایمان ہوگا تو ہی تمہیں نشانیوں کا یقین آئیگا ورنہ کہو گے کہ یہ جادو ہے۔ بعض اوقات جب اللہ کوئی نشانی دکھاتا ہے تو جسے نہیں ماننا ہوتا ہے وہ کہنے لگتے ہیں کہ ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا گیا ہے وغیرہ۔

← اِسی طرح اللہ نے ہر نبی کو کوئی نہ کوئی نشانی دی۔ اِس نبی کے لیے نشانی بنی اسرائیل کا برکت والا صندوق جو چھین چکا تھا اسے فرشتوں کے ذریعے واپس آنے کا وعدہ کیا گیا۔ وہ جب واپس آیا تب وہ راضی ہو گئے۔ پھر انھوں نے طالوت کی بادشاہت مان لی۔

← اِس واقعہ میں نبیؐ اور صحابہ کے لیے بھی نشانی ہے کہ ان کے ساتھ بھی اسطرح کا معاملہ پیش ہوگا۔ اور ہمارے لیے بھی اس واقعہ میں کافی نشانی ہے۔